جامعہ بیت العلم پھندیڑی سادات کا ترجمان

ماہنامہ صدائے علم

ماہ صفر المظفر ۱۴۴۷ جولائی ۲۰۲۵

JAMIA BAITUL ILM

جامعہ بیت العلم پھندیڑی سادات امروہہ

بانی ادارہ مولانا سید غلام رضا زیدی

نگراں مولانا سید غلام رضا زیدی

ایڈیٹر سید محسن رضا واسطی

جامعہ بیت العلم پہنڈیڑی سادات کا ترجمان

نگراں : مولانا سید غلام رضا زیدی

ایڈیٹر : سید محسن رضا واسطی

جوائنٹ ایڈیٹر : مرزا اظہر عباس

معاونین:

مولانا شرر نقوی لکھنؤ

مولانا عرفان علی سانکھنوی

مولانا اسد رضا میر جریلی

ڈاکٹر سید منہال رضا زیدی

مولانا سید ذیشان حیدرسیتھل

فہرست مضامین

اداریہ 3

کربلا آئینہ حق، تجلی صداقت 3

عزاداری امام حسین علیہ السلام کے پانچ اہم فائدے 5

عالی جناب مولانا سید حمید الحسن زیدی 5

چہلمِ امام حسین علیہ السلام کا ارتقائی سفر، ماضی سے حال تک 10

عالی جناب مولانا سید رضی حیدر پھندیڑوی 10

فاتح کوفہ و شام کربلا میں 13

عالی جناب مولانا سید حسین اختر رضوی اعظمی 13

زیارت امام حسینؑ کی اہمیت 19

عالی جناب مولانا سید قنبر رضا زیدی 19

محرم اور صفر کے ابدی اثرات 25

عالی جناب ڈاکٹر مولانا سید فتح محمد زیدی 25

سید الشہداء علیہ السلام کے اربعین (چہلم) کی تکریم و تعظیم اور سوگواری کی دلیل، 28

(زیارت اربعین) 32

نوحہ 37

عالی جناب مومن اختر زیدی پہنڈیڑی سادات 37

اداریہ

کربلا آئینہِ حق، تجلی صداقت

حمد اس ذاتِ اقدس کی، جو مبدأ فیض علی الاطلاق ہے، اور درود و سلام اُس نبیِ مکرم اسلام پر، جو مظہرِ کلِّ صفاتِ الٰہیہ ہیں؛ اور سلام اُن نفوسِ قدسیہ پر، جنھوں نے راہِ حق میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے، دین محمدی کو حیات ابدی سے ہمکنار کیا، اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جوان بنا دیا۔ کربلا کی زمین، جب خونِ شہیداں سے سیراب ہوئی تو ارض مقدس بنی، ایسی سرزمین جہاں اذانِ حیات، شمشیر کے سائے میں دی گئی۔ امامِ عالی مقام، سید الشہداء حسین بن علی علیہ السلام نے، یزیدِ وقت کے مقابل، سر نہ جھکا کر یہ اعلانِ ابدی فرمایا کہ باطل چاہے کتنا ہی طاقت ور کیوں نہ ہو جائے مگر حق کا آفتاب کبھی غروب نہیں ہو سکتا۔ وہ معرکہ، جو ظاہراً ایک دن میں تمام ہوا، درحقیقت قیامت تک کے لیے معیارِ حق و باطل قرار پایا۔ آج جب ہم چہلمِ امام حسین علیہ السلام کے سلسلہِ عزاء کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک تاریخی یادگار نہیں، بلکہ ایک زندہ روایت ہے، جو دلوں کو گرما دیتی ہے، ارادوں کو جِلا بخشتی ہے، اور قلوب کو نورِ ہدایت سے معمور کرتی ہے۔ کوفہ و شام کے اُسیران کے دکھ، اور حضرتِ زینبؑ کے خطبے، وقت کے ایوانوں میں وہ زلزلہ بنے، جس نے باطل کے ستونوں کو ہلا دیا۔

آج زائر، جو نجف سے کربلا کی سمت گامزن ہے، وہ فقط جسمانی مسافر نہیں، بلکہ وہ ایک عہد کا نمائندہ ہے، جو صداقت، استقامت اور عشقِ ولایت کا علمبردار ہے۔ یہ اربعین فقط زیارت کا عنوان نہیں، بلکہ ایک عالمگیر بیداری کی علامت ہے۔

عزاداریِ امام حسین علیہ السلام نہ فقط گریہ و ماتم ہے، بلکہ یہ ایک تربیتی مدرسہ ہے، جہاں ہر آہ، ہر اشک، ایک درسی نکتہ ہے۔ اس عزاداری کے فوائد میں جو چیزیں سب سے نمایاں ہیں، وہ حق پسندی، ظلم کے خلاف نفرت، ایمانی استقامت، اجتماعی بیداری اور روحانی تطہیر ہیں۔ یہ وہ خزانے ہیں جو ہر بامعرفت عزادار کی جھولی میں آتے ہیں۔

اور زیارتِ امام حسینؑ، وہ مقامِ قرب ہے جہاں روحیں تہِ سجدہ جاتی ہیں، اور دل معرفتِ امام سے منور ہو جاتے ہیں۔ زیارت فقط قدموں کی منزل نہیں، بلکہ دلوں کی پرواز ہے، جو عرش کی وسعتوں تک جا پہنچتی ہے۔ جہاں زائر، امام کے روضہ منورہ پر حاضر ہو کر تجدید عہد کرتا ہے کہ "اے وارثِ انبیاء! ہم تیرے مشن پر قائم ہیں۔"

جب محرم و صفر کا ہلال افق پر طلوع ہوتا ہے، تو گویا ملتِ اسلامیہ پر وجد و سوز کی کیفیات طاری ہو جاتی ہیں۔ یہ مہینے اسلامی تاریخ کے آئینہ دار ہیں، جن میں دین نے اپنی جاں پائی، اور امت نے اپنی اصل پہچان پائی۔ انہی ایام میں اسلام نے اپنے جوہر دکھائے، اور حسینیت نے اُمّت کو بیدار کیا۔ یہ مجلّہ، جو بین الدفتین آپ کے سامنے ہے، فقط سطور کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک فکری سفر، معنوی سلوک، اور ایک حیات بخش پیغام ہے۔ ہمارا مطمعِ نظر فقط تاریخ کو دہرانا نہیں، بلکہ اس پیغامِ جاوداں کو دلوں میں زندہ رکھنا ہے۔ بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہیں کہ ہمیں عزاداری کی صحیح معرفت، زیارت کی قبولیت، اور سیرتِ حسینی سے عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین، یا رب العالمین۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

عزاداری امام حسین علیہ السلام کے پانچ اہم فائدے

عالی جناب مولانا سید حمید الحسن زیدی

مؤسس و مدیر الاسوہ فاؤنڈیشن سیتاپور

روایات اور اہل بیت علیہم السلام کی سیرت میں امام حسین علیہ السلام کی عزاداری پر بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عزاداری، تشیع کی بقاء کا راز ہے۔ مجالس عزا کی اہمیت اور اس کے انعقاد کے بے شمار فائدے ہیں ۔ ذیل میں ان میں سے چند اہم فوائد ذکر کیے جا رہے ہیں

1 گناہوں کی بخشش:

عزاداری امام حسین علیہ السلام کا سب سے پہلا اور اہم فائدہ گناہوں کی مغفرت ہے۔ روایات کے مطابق، جو شخص مجلس عزائے امام حسین علیہ السلام میں شرکت اور عزاداری کرے، اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔1

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سے ایسی روایات وارد ہوئی ہیں کہ اہل بیت علیہم السلام کے مصائب پر گریہ کرنا جنت کو واجب کر دیتا ہے۔

2 بے حد ثواب:

روایاتِ معصومین علیہم السلام میں عزاداری اور زیارت امام حسین علیہ السلام کے لیے حج اور عمرہ کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب بیان کیا گیا ہے۔ 2 بعض روایات میں تو اسے تمام اعمال سے افضل قرار دیا گیا ہے۔3

یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ عزاداری اور زیارت ابا عبد اللہ الحسین علیہ السلام کا ثواب ایسا ہے گویا کسی نے عرشِ الٰہی پر خود خداوند سبحان کی زیارت کی ہو۔4 یقیناً، خداوند متعال کوئی جسمانی ہستی نہیں کہ عرش یا کرسی پر بیٹھا ہو، لہذا "عرش" کا مفہوم یہ ہے کہ وہ کائنات پر قابض و متصرف ہے۔ اس روایت میں کنایہ کے طور پر تاکید کی گئی ہے کہ زیارت امام حسین علیہ السلام، خواہ نزدیک سے ہو یا دور سے، ایسی ہے گویا اگر خدا کا عرش ظاہراً موجود ہوتا اور کوئی اس پر جا کر دیدار کرتا، تو اس جیسا اجر و ثواب اسے حاصل ہوتا۔

عزاداری میں گناہوں کی مغفرت اور ثواب کی حکمت

امام حسین علیہ السلام کی عزاداری اور ان پر گریہ کرنا گناہوں کی بخشش کا ایک ذریعہ ہے اور اس پر حیران کن ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ عزادار کو امام حسین علیہ السلام سے قلبی تعلق قائم کرنا چاہیے۔ جتنا زیادہ محبت اور عشق عزادار کے دل میں ہوگااتنا ہی زیادہ وہ اپنے گناہوں پر نادم ہو گا اور اہل بیت علیہم السلام کی پیروی کا خواہش مند ہو گا۔

اس لحاظ سے، اگر کوئی شخص مجلس عزا میں آ کر توبہ کرے اور اپنے گناہوں پر پشیمان ہو جائے تو اس کے بڑے سے بڑے گناہ بھی بخش دیے جاتے ہیں۔

قرآن کریم میں فرمایا گیا: قُلْ يا عِبادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ5

3 حسنِ عاقبت:

عزاداری کا تیسرا فائدہ حسنِ عاقبت ہے، یعنی عزاداروں پر امام حسین علیہ السلام کی عنایت ہوتی ہے، جس کے نتیجے میں وہ برائیوں کی انجام دہی سے بچ جاتا ہے۔

حسنِ عاقبت کے تین درجے ہوتے ہیں

1 ۔ عزت کے بعد ذلت نہ ہو۔

2 ۔ زندگی کے آخر میں کسی قسم کا انحراف گمراہی پیدا نہ ہو۔

3 ۔موت کے وقت اہل بیت علیہم السلام کی زیارت نصیب ہو،اور وہ ذوات مقدسہ مرنے والے کے لئے فریاد رس بنیں۔

تجربات سے ثابت ہے کہ جو لوگ مجالس عزا سے جڑے ہوتے ہیں، ان کا انجام بہتر ہوتا ہے۔

دنیا میں سب کچھ حاصل ہو جائے لیکن اگر انسان آخر میں دین سے ہٹ جائے، یا موت کے وقت معصومین علیہم السلام کی حمایت حاصل نہ ہو، تو یہ بہت بڑا خسارہ ہے۔ عزاداری، اس طرح کے تمام خساروں کا تدارک کردیتی ہے۔

4۔ اسلام کی بقا اور تشیع کی حیات

عزاداری کا چوتھا اور نہایت اہم فائدہ یہ ہے کہ یہ اسلام کی بقا اور تشیع کی حیات کا ذریعہ ہے۔

امام حسین علیہ السلام نے کربلا کا سفر اسی مقصد کے تحت اختیار کیا کہ اسلام اور تشیع کو زندہ کیا جائے۔

اس وقت دین اسلام خطرے میں تھا، شیعیان علی اپنی عقیدے کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد، صورتحال بدل گئی۔اسلام باقی رہا اور تشیع کو دوبارہ حیات ملی۔

یہ عزاداری سید الشہداء علیہ السلام ہی تھی جس نے قیامِ حسینی کو جاوداں بنا دیا۔ اسیرانِ کربلا اور پھر عزاداروں کی گریہ و ماتم نے تحریکِ حسینی کو قیامت تک جاری کر دیا۔

لہذا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ:

شہادت، اسیری اور عزاداری—تینوں ایک ہی مقصد کے لیے ہیں۔لہذا اگر عزاداری کا ثواب حج و عمرہ سے بھی زیادہ ہو، تو اس پر تعجب نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ائمہ علیہم السلام نے مسلسل عزاداری پر زور دیا ہے کیونکہ یہ تشیع کی بقا کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

5 دعا کی قبولیت:

عزاداری کا پانچواں فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

آیت اللہ دستغیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیراز میں ایک بار "حصبہ" (ایک جان لیوا بیماری) پھیل گئی۔

اس کا کوئی علاج نہ تھا، لوگ مرنے لگے تھے۔

ایک شخص نے بتایا: ہمارے محلے میں مجلس امام حسین علیہ السلام ہو رہی تھی، میں مجلس میں گیا، گریہ کیا، اور حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا سے اپنے اہل خانہ کی شفا کی دعا کی۔

جب واپس آیا تو دیکھا کہ بیوی اور بچے صحت مند ہو چکے تھے۔

بیٹی نے بتایا: فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کمرے میں آئیں، سیاہ لباس میں تھیں، اور امام حسین علیہ السلام سے کہا کہ ان بچوں پر ہاتھ رکھو تاکہ شفا پائیں۔

امام نے ہاتھ رکھا، سب اچھے ہو گئے—لیکن ماں پر ہاتھ نہیں رکھا۔

فاطمہ زہراؑ نے پوچھا: ماں پر ہاتھ کیوں نہیں رکھا؟

فرمایا: وہ نماز نہیں پڑھتی۔

بی بی نے فرمایا: اس کے شوہر نے ہم سے شفا مانگی ہے، اس پر بھی ہاتھ رکھو۔

تو امام حسینؑ نے اس پر بھی ہاتھ رکھا اور وہ بھی شفا یاب ہو گئی۔

اس طرح کے واقعات عزاداروں پر معصومین علیہم السلام کی خاص عنایت کا ثبوت ہیں۔

اسی لیے مجالس میں حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ کی سلامتی اور ظہور کے لیے دعا بھی ضرور کی جائے تاکہ ان کی نظرِ کرم شامل حال ہو۔

عزاداری کے روایتی طریقے کی اہمیت اور افراط و تفریط سے اجتناب

عزاداری میں روایتی طریقے جیسے خطاب، ذکرِ مصیبت، گریہ، سینہ زنی وغیرہ ضرور ہونی چاہئیے۔

لیکن ہر طرح کی افراط اور تفریط سے بچنا چاہیئے ،

آج کے دور میں دشمن شیعیت کو بدنام کرنے کے لیے بہانے ڈھونڈ رہے ہیں ۔

وہ بیچ سے کسی طرح کی تصویر یا کلپ اٹھاکر اسے غلط ڈھنگ سے میڈیا پر پیش کر کے تشیع کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہیں ، اس لیے سب کو محتاط رہنا چاہیے۔

تشیع کو اس کی صحیح شکل میں محفوظ رکھنے کے لیے صدیوں سے قربانیاں دی گئی ہیں، ہمیں اپنی کے اس ی حرکت سے اس عظیم میراث کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیے۔

حوالہ جات:

1 ۔تفسیر قمی، ج۲، ص۲۹۲؛ بحارالانوار، ج۴۵، ص۲۵۷

2 ۔کامل الزیارات، ص۱۵۶

3 ۔کامل الزیارات، ص۱۴۶

4 ۔کامل الزیارات، ص۱۴۷

5 ۔سورہ زمر، آیت ۵۳ [التماس سورہ فاتحہ و توحید برای ہمسر عزیزم زرین فاطمہ رضوی بنت سید محمد سبطین مرحوم]

چہلمِ امام حسین علیہ السلام کا ارتقائی سفر، ماضی سے حال تک

عالی جناب مولانا سید رضی حیدر پھندیڑوی

اسلامی تاریخ میں بعض واقعات ایسے ہیں جنھوں نے انسانی ضمیر کو جھنجھوڑا اور آنے والے زمانوں کو ایک نئ فکری و عملی راہ عطا کی۔ ان واقعات میں سب سے اہم و مرکزی سانحہ، واقعۂ کربلا ہے۔ امام حسین علیہ السلام کی شہادت محض ایک شخص یا ایک خاندان کی قربانی نہ تھی بلکہ یہ ظلم و جبر کے خلاف ایک ابدی قیام، حق کی بقا اور دینِ محمدی کی تجدید کا اعلان تھا۔ چہلمِ امام حسین علیہ السلام اسی قربانی کی یاد کا تسلسل ہے جو ہر سال اربعین کے موقع پر دنیا بھر کے حریت پسند دلوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

یہ تحریر "چہلمِ امام حسین علیہ السلام کا ارتقائی سفر، ماضی سے حال تک" عنوان کے تحت اس روایت کے تاریخی آغاز، فکری بُعد، روحانی اثرات اور معاصر دور میں اس کے عالمی پیغام کا احاطہ کرتی ہے۔

اربعین عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں "چالیس" اسلامی تعلیمات میں چالیس کا عدد روحانی طور پر ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چالیس شب تک کوہِ طور پر رہنے کا حکم دیا گیا، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے چالیس سال کی عمر میں نبوت کا اعلان فرمایا اور اولیائے کرام کی تربیت کے لیے بھی "چلہ کشی" کی اصطلاح معروف ہے۔

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد چالیسویں دن کی یاد (یعنی چہلم یا اربعین) نہ صرف سوگ کی تکمیل ہے بلکہ شعورِ حسینی کی بیداری کا دن بھی ہے۔اربعین کی بنیاد تاریخِ اسلام کے ایک نورانی لمحے سے جڑی ہوئی ہے۔ مشہور روایت کے مطابق رسول خدا کے جلیل القدر صحابی، حضرت جابر بن عبداللہ انصاری، پہلے شخص تھے جنھوں نے چالیس دن کے بعد کربلا پہنچ کر امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی۔ ان کے ہمراہ عطاء بن ابی رباح بھی تھے۔ حضرت جابر

کی یہ زیارت نہ صرف ایک انفرادی عمل تھا بلکہ یہ پیغام تھا کہ امام حسینؑ کی قربانی کو فراموش نہیں کیا جائے گا۔روایت کے مطابق اسی دن اہلِ بیت کا قافلہ بھی شام سے واپسی پر کربلا آیا۔ اگرچہ اس واقعہ کی تاریخی تفصیل میں اختلاف ہے، مگر مکتبِ اہلِ بیت میں اس دن کی عظمت مسلمہ ہے۔

صدیوں تک، خاص طور پر اموی و عباسی حکومتوں کے دور میں، اربعین جیسے شعائر پر سخت پابندیاں رہیں۔ زائرین پر ظلم کیا جاتا، راستے بند کیے جاتے، اور امام حسینؑ کی یاد کو دبانے کی بھرپور کوششیں ہوئیں یہاں تک کہ صدام حسین کی حکومت میں بھی اربعین حسینی کے جلوس پر پابندیاں رہیں۔ لیکن حسینی شعور مٹایا نہ جا سکا۔

وقت کے ساتھ ساتھ یہ روایت اربعین سادات، علما، شعرا، اور مؤمنین کی قربانیوں سے پروان چڑھتی رہی۔ زیارتِ اربعین مستحب مؤکدہ ہے، حتیٰ کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے اسے مومن کی علامات میں شمار فرمایا۔

اربعین نہ صرف ایک مذہبی موقع ہے بلکہ یہ ادب، فکر، فلسفہ، اور روحانی ارتقاء کا سرچشمہ بھی بن چکا ہے۔

اردو، فارسی، عربی اور دیگر زبانوں کے شعرا نے چہلم پر اشعار کہے، نوحے لکھے، اور مرثیے تخلیق کیے۔ چہلم کا تذکرہ علامہ اقبال، میر انیس، دبیر، اور فیض احمد فیض جیسے شعرا کے کلام میں بھی نظر آتا ہے، اگرچہ مختلف انداز میں۔

اربعین کے پیغام میں فکر و سلوک کی گہرائی پائی جاتی ہے جس میں وفاداری کی معراج، صبر و استقامت کا سبق، ظالم کے خلاف پُرامن مگر پرعزم قیام اور اجتماعیت اور امتِ واحدہ کا تصور وغیرہ شامل ہے۔

صدیوں سے انسانیت اپنے اپنے شہر، آبادی، دیہات اور ،لک میں امام حسین علیہ السلام کا چہلم منا رہی ہے مگرآج اربعین ایک زندہ اور بیدار عالمی تحریک کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ ہر سال کروڑوں مسلم و غیر مسلم افراد نجف سے کربلا تک کا پیدل سفر طے کرتے ہیں۔ یہ "اربعین واک" صرف ایک مذہبی رسم نہیں، بلکہ اخوت، خدمت، ایثار اور وحدتِ انسانیت کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔اہلِ عراق، ایران، پاکستان، لبنان، خلیجی ممالک اور دنیا بھر سے زائرین کربلا آ کر دنیا کو یہ پیغام

دیتے ہیں کہ "ہم ظلم کو قبول نہیں کرتے، ہم مظلوم کے ساتھ ہیں، اور ہم حسینؑ کے کارواں کا حصہ ہیں۔اربعین واک، دراصل ظلمت کے مقابلے میں روشنی کا کارواں ہے جو ہر سال مضبوط تر ہوتا جا رہا ہے۔

چہلمِ امام حسین علیہ السلام ایک علامت ہے۔ ایسی علامت جو وقت گزرنے کے ساتھ مدھم ہونے کے بجائے مزید روشن ہو رہی ہے۔ ماضی میں جب اسے مٹانے کی کوشش کی گئی، تو یہ مزید نکھر کر سامنے آیا۔ آج اربعین صرف ایک مذہبی تقریب نہیں بلکہ ایک عالمی پیغام ہے جو عدل، بیداری، ایثار، ہمدردی، اخلاص اور انسانیت کے فروغ کا ذریعہ ہے۔

چہلم کا ارتقائی سفر، اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ امام حسینؑ کی شہادت ایک لمحاتی احتجاج نہیں بلکہ ایک ابدی تحریک ہے، جو ہر زمانے میں زندہ ہے اور زندہ رہے گی۔

جہاں معاصر دنیا مذہبی، سیاسی اور سماجی انتشار کی شکار ہے وہیں اربعین کا اجتماع انسانیت کے لیے دعوت فکر اورحیرت انگیز پیغام انسانیت بن چکا ہے۔ عراق کی سرزمین پر ہر سال چالیس ملین سے زائد افراد کا اجتماع نہ ہتھیاروں کے سائے میں ہوتا ہے، نہ حکومتوں کے زور پر، بلکہ محبتِ امام حسینؑ اور شعورِ کربلا کے جذبے سے پروان چڑھتا ہے۔ یہ اجتماع دنیا کو یہ دکھاتا ہے کہ امام حسینؑ کا پیغام سرحدوں کا پابند نہیں بلکہ دلوں کی زبان ہے۔

چہلمِ امام حسین علیہ السلام ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے اندر ظلم کے خلاف کھڑے ہونے کا حوصلہ، حق کے لیے قربانی دینے کا جذبہ اور مظلوموں کے ساتھ چلنے کا عزم پیدا کریں اور یہی اربعین کا اصل فلسفہ ہے، یہی اس کا آفاقی پیغام ہے اور یہی وہ روشنی ہے جو زمان و مکان کے پردوں کو چاک کرکے دلوں تک پہنچتی ہے۔ آخر میں دعا ہے پروردگار لوگوں کو زیادہ سے زیادہ حق پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما، تمام عزاداروں کو شہداء و صالحین میں محشور فرما، ماہنامہ صدائے علم کو ترقی عطا فرما، تمام اراکین کی نیک توفیقات میں مزید اضافہ فرما اور آخری حجت کے ظہور میں تعجیل فرما آمین

والحمدللہ رب العالمین۔

فاتح کوفہ و شام کربلا میں

عالی جناب مولانا سید حسین اختر رضوی اعظمی

سحر عالمی نیٹ ورک تہران ایران

سرکار سید الشہداء فرزند رسول حضرت امام حسین علیہ السلام اوآپ کے اصحاب باوفا کے چہلم کے موقع پر تمام آزاد انسانوں خاص طور سے شیعیا ن حیدر کرار اورآپ کے پیرو کاروں کی خدمت میں تسلیت پیش کرتے ہیں۔

کربلا وہ عظیم درسگاہ ہے جہاں ہر انسان کے لئے جو جس مکتب فکر سے بھی تعلق رکھتا ہو اور جس نوعیت کا ہو درس ملتا ہے یہاں تک کہ غیر مسلم ہندو ،زرتشتی،عیسائي بھی کربلا ہی سے درس لے کر اپنے اہداف کو پہنچے ہیں ، بابائے قوم مہاتما گاندھی اپنے انقلاب کو حسین ابن علی علیہما السلام کی مرہون منت سمجھتے ہیں یہ سب اس لئے کہ حسین ابن علی علیہما السلام نے کربلا کے ریگستان میں حق اور حقانیت کو مقام محمود تک پہنچایا اور قیامت تک ظلم اور ظالم کو رسوا کردیا اگرچہ مادی اور ظاہری آنکھوں کے سامنے حسین ابن علی علیہما السلام کو کربلا میں شکست ہوئی لیکن حقیقت میں اور آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ جانے والوں کی نظر میں حسین ابن علی علیہما السلام کامیاب و سرفراز رہے ۔کربلا کے ریگستان میں جب مردوں نے اپنے وظیفے پر عمل کیا تو وہاں آخری باری علی ابن ابی طالب علیہما السلام کی شیردل بیٹیوں کی تھی اس لئے کہ واقعہ کربلا کو دنیا تک پہنچانا زینب و ام کلثوم علیہما السلام کی ذمہ داری تھی حضرت علی علیہ السلام کی شیردل بیٹی حضرت زینب سلام اللہ علیہا نے اپنے آنکھوں سے بھائی کے سر کوقلم ہوتے دیکھا لیکن ذرہ برابر بھی اپنے فریضے میں کوتاہی نہیں کی ،اسی لئے کربلا ،کربلا کے میدان تک محدود نہیں رہی بلکہ قصر ظالم میں پہلی مرتبہ زینب کبری علیہا السلام نے ظالم کوشکست دی اور لوگوں تک اپنے خطبوں کے ذریعے پیغام کربلا کو پہنچایا اورکربلا قیامت تک سرخرو ہو گئی بقولے شاعر

حدیث عشق دوباب است کربلا و دمشق

یکی حسین رقم کرد و دیگری زینب

عشق حقیقی کے اس کردار کو دو افراد نے انجام دیا ایک حسین ابن علی علیہما السلام نے دوسرا علی علیہ السلام کی بہادر بیٹی زینب کبری علیہا السلام نے، اگر کربلا میں حضرت زینب سلام اللہ علیہا کا کردار نہیں ہوتا تو عشق حقیقی کا ایک باب تکمیل تک نہیں پہنچ پاتا اور کربلا کربلا ہی میں دفن ہو جاتی۔

انسانی تاریخ میں ابتدا سے آج تک حق وباطل کے درمیان بہت سی جنگیں ہوئی ہیں لیکن ان تمام جنگوں میں وہ معرکہ اور واقعہ اپنی جگہ پر بے مثل و بے نظیر ہے جو کربلا کے میدان میں رونما ہوا، یہ معرکہ اس اعتبار سے بھی بے مثال ہے کہ اس میں تلواروں پر خون کی دھاروں نے، برچھیوں پر سینوں نے اور تیروں پر گلوں نے فتح وکامیابی حاصل کی، اس طرح اس جنگ کا مظلوم آج تک محترم فاتح اور ہر انصاف پسند انسان کی آنکھوں کا تارا ہے جب کہ ظالم ابد تک کے لئے شکست خوردہ اور انسانیت کی نگاہ میں قابل نفرت ہے۔

اس معرکہ میں یزید جیسے فاسق وفاجر حاکم سلطنت کے مقابل خود رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھوٹے نواسے سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام نے اس کی بیعت سے انکار کرتے ہوئے اعلان کیا: ’’ہم اہل بیت نبوت ہیں ہم رسالت کے معدن ہیں، ہمارے گھروں میں فرشتوں کی آمد ورفت رہی ہے، خدا نے ہم سے ہی دنیا کا آغاز کیا ہے اور ہم پر ہی اس کائنات کا خاتمہ کرنے والا ہے جب کہ یزید فاسق وفاجر ہے، شراب پیتا ہے، محترم اور بے گناہ انسانوں کا خون بہاتا ہے اور کھلم کھلا گناہ اور برائیاں کرتا ہے لہذا میرے جیسے لوگ اس جیسے کی بیعت نہیں کرسکتے‘‘ اس طرح امام حسین علیہ السلام نے اس اعلان کے ذریعے اپنے ساتھ ماضی اور مستقبل کے تمام حق پسند انسانوں اور ایمان وحقانیت کا پرچم بلند کرنے والوں کی حیثیتوں کو واضح کرکے کسی بھی عہد میں ان کے باطل کے آگے نہ جھکنے کا اعلان کردیا۔

بظاہر اس کی بڑی سخت سزا حضرت امام حسین علیہ السلام کو دی گئی، آپ کوفہ والوں کی دعوت پر مکہ مکرمہ سے عراق کی طرف روانہ ہوئے لیکن ابن زیاد جو یزید کی جانب سے کوفہ کا نیا گورنر مقرر ہوا تھا، اس کی سفاکانہ چالوں، شدت پسندی اور مال و دولت اور منصب کی لالچ اور وعدوں کو فریب نیز اس کی طرف سے پھیلائے جانے والے عام خوف وہراس نے

اہل کوفہ سے تاریخ کی وہ سب سے بڑی غلطی کرائی جس کے برے اثرات عراق پر آج تک باقی ہیں، دنیا بھی اس کے مکروہ نتائج سے اب تک سرگرداں ہے اور مستقبل میں بھی خدا جانے کب تک اس کا شکار رہے گی۔

اہل کوفہ کی اکثریت نے نواسہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام سے بے وفائی کی اور شام کے لشکر کے علاوہ آپ کو قتل کرنے کے لئے کربلا پہنچ گئے امام مظلوم علیہ السلام نے اپنے ہمراہ کوئی لشکر نہیں لیا بلکہ اپنے چند باوفا ساتھیوں ، اپنے بھائیوں، بھتیجوں اور بھانجوں کے ہمراہ قربانی دی، قربانی کی حکمت میں اپنی مظلومانہ روش کو اختیار کیا، جواب میں ظالم اور سفاک وجری ہوگئے اور انہوں نے تین دن تک آپ پر پانی بند کرکے انتہائی درندگی کے ساتھ آپ اور آپ کے ساتھیوں اور اہل خاندان کو شہید کرڈالا، اس طرح رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان نام نہاد امتیوں نے رسول اسلام کی چشم مبارک کے بند ہونے کے چند ہی برسوں بعد آپ کے خاندان کو بڑی ہی بے دردی کے ساتھ قتل کردیا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت وحرمت کو بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کی لاش کے ہمراہ کربلا میں گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرڈالا۔

قتل حسین علیہ السلام کے بعد آپ کے خیموں میں آگ لگائی گئی اور نواسہ رسول اسلام کے گھر کو بڑی بے باکی کے ساتھ لوٹ لیا گیا، رسول زادیوں کے سروں سے چادریں اتار لی گئیں اور امام حسین علیہ السلام کے بیمار بیٹے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پیروں میں بیڑیاں اور گلے میں طوق پہنایا گیا اور انہیں سربرہنہ رسول زادیوں کے ہمراہ کربلا سے اسیر کرکے کوفہ اور وہاں سے شام لے جایا گیا۔

ان مقامات پر اگرچہ امام زین العابدین علیہ السلام بظاہر قیدی تھے لیکن اس کے باوجود اپنی مظلومیت کے ہمراہ اپنے بابا حضرت امام حسین علیہ السلام کی بے مثال قربانی اور آپ کی مظلومیت اور آپ کی حقانیت کا ہرموقع پر اعلان کرتے رہے اور فریضہ امامت کو ادا کرتے رہے، جس کی صرف ایک جھلک یہاں ذکر کر رہے ہیں کہ جب آپ کو اور تمام اہل حرم کو ایک ہی رسن میں باندھ کر یزید لعین کے دربار میں جہاں سات سو کرسی نشینوں کا مجمع تھا، لایا گیا تو آپ نے یزید سے خطاب کرکے فرمایا: اے یزید یہ بتا اگر اس وقت حضرت رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے دربار میں آجائیں تو وہ کہاں بیٹھنا پسند کریں گے، تیرے پاس، یا اپنی ان اولاد کے پاس جنہیں تو نے اس طرح رسیوں میں جکڑ کر خاک پر بٹھارکھا ہے؟

لیکن مظلومیت کے اس اسیر شدہ قافلہ کی قیادت و سرداری جس شخصیت کے ہاتھوں میں تھی وہ کربلا کی شیر دل خاتون اور علی علیہ السلام جیسے شجاع انسان کی بہادر بیٹی جناب زینب کبری سلام اللہ علیہا تھیں،اگرچہ آپ کا دل کربلا کے دردناک واقعہ سے ٹکڑے ٹکڑے تھا او راپنی نگاہوں کے سامنے عزیزوں کا انتہائی سفاکانہ قتل اور اپنے عزیز ترین بھائی یعنی حسین علیہ السلام کا گلا شمر لعین کے ہاتھوں کٹتے ہوئے دیکھ کر آپ کی آنکھیں خون کے آنسو رو رہی تھیں اور خاص طور سے آپ کی بے پردگی نے آپ کو نیم جاں بنارکھا تھا، اس کے باوجود آپ نے خاندان رسالت کی مظلومیت، اپنے بھائی حسین علیہ السلام کی حقانیت اور بنی امیہ کے ظلم وستم کو آشکار کرنے کے کسی بھی موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیا۔

اہل کوفہ نے جب آل محمد علیہم السلام کی اس بے کس بیبیوں کی سربرہنہ اسیری نیز حسین مظلوم اورآپ کی اولاد اور انصار کے کٹے ہوئے سروں کو نیزوں پر بلند دیکھا تو رونے لگے اس وقت جناب زینب سلام اللہ علیہا نے ان کے سوئے ہوئے ضمیروں کو جھنجھوڑتے ہوئے فرمایا: اب تم رورہے ہو، اے اہل کوفہ تمہیں ہمیشہ رونا نصیب ہو پہلے تم نے ہی میرے بھائی کو خط لکھ کر بلایا اور جب وہ آئے تو ان کے ساتھ دغا کی اور انہیں کربلا میں تین دن کا بھوکاپیاسا قتل کرڈالا، ان کے عزیزوں کو تہہ تیغ کیا اور ان کے بچو ں اور خواتین کو اسیر کرکے بازاروں اور درباوں میں پھرا رہے ہو او ر رو بھی رہے ہو۔

جب کوفہ اور شام کے بازاروں میں ان اسیروں کی طرف صدقہ کے خرمے پھینکے جارہے تھے تو اس وقت آپ ان نادانوں سے اپنا تعارف کراتے ہوئے فرماتی تھیں: ہماری طرف صدقے کے خرمے نہ پھیکو، ہم آل محمد ہیں اور ہم پر صدقہ حرام ہے۔

اپنے بیمار بھتیجے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ ساتھ آپ نے بھی قرآنی آیات اور احادیث رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استدلال کرتے ہوئے یزید کے دربار میں ایسی تقریر فرمائی جس نے یزید کو اس کے ہمنواؤں کے سامنے اس طرح بے نقاب کردیا کہ وہ یزید جو اہل حرم کو پہلے دن اپنے دربار میں دیکھ کر غرور کے عالم میں وہ اشعار پڑھنے لگا تھا جس کا مطلب تھا کہ ”بنی ھاشم نے حکومت کے لئے ایک کھیل کھیلا تھا ورنہ نہ تو کوئی وحی آئی اور نہ کوئی رسول آیا اورائے کاش بدر میں قتل ہونے والے میرے بزرگ زندہ ہوتے اور دیکھتے کہ میں نے بنی ہاشم سے ان کے

قتل کا کیسا سخت انتقام لیا ہے“ اب وہی یزید جناب زینب سلام اللہ علیہا کے خطبوں کے سامنے بغلیں جھانکنے لگا اور اپنا الزام ابن زیاد اور شمر کے سر ڈالنے لگا، جناب زینب سلام اللہ علیہا کے آتشیں خطبوں اور ان کی مظلومانہ فریاد نے چند دنوں میں ہی حقیقت کھول کر رکھ دی اور اہل شام کو یزید کی کرتوتوں کا پتہ چل گیا، کہ خلیفۃ المسلمین بن کر وہ باغیوں کے قتل کا مرتکب ہوا ہے وہ کوئی خارجی نہیں بلکہ ان کے رسول کا نواسہ اور ان کی پارہ جگر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا بیٹا ہے اور یہ قیدی خود آنحضرت کے بچے ہیں جن کے ساتھ اس نے یہ بدسلوکی کی ہے۔ شام کی بدلتی ہوئی فضا نے یزید کو مجبور کردیا کہ وہ جلد از جلد اہل حرم کو رہا کردے اور یہ جناب زینب سلام اللہ علیہا کی سب سے پہلی کامیابی تھی کہ آپ نے رہائی کے فوراً بعد خود یزید کے گھر یعنی شام میں اپنے بھائی کی صف عزا بچھائی اور وہ اربعین کا دن تھا جب یہ دکھیا بہن اپنے بھائی کا چہلم کرنے کربلا پہنچی تھی اور اپنے بھائی کی قبر پر روتے ہوئے شام کی فتح کا اعلان کیا تھا۔

حضرت زینب کبری سلام اللہ علیہا اپنے بھائی کی قبر سے لپٹ کر فریاد کرنے لگیں: ہائے میرا بھیا ہائے میرا بھیا ! اے میری ماں کے نور نظر ! میری آنکھوں کا نور ! میں کس زبان سے وہ مصائب اور آلام بیان کروں جو کوفہ اور شام میں ہم پر گذرگئے اور پست فطرت قوم نے کس قدر اذیت وآزار پہنچایااورناسزا باتیں سنائی ؟

نوحہ سرائی کے بعد اپنے بھائی کی قبر سے وداع کرتے ہوئے جب بہت مضطرب ہوگئیں تو جناب زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا : انت عارفۃ کاملۃ و الصراخ من عادۃ الجاهلین اصبری واستقری ؛ پھوپھی جان !آپ تو عارفہ کاملہ ہیں آہ وزاری کرنا دور جاہلیت کی عادات میں سے ہے آپ صبر سے کام لیں ، اس وقت زینب کبری سلام اللہ علیہا نے فرمایا: یا علی و یا قرۃ عینی ! دعنی اقیم عند اخی حتی جاء یوم وعدی لانی کیف الق اہل المدینۃ و اری الدور الخالیۃ؟اے علی !اے میرے نور نظر ! مجھے یہیں رہنے دو بھائی کے پاس، یہاں تک کہ موت آجائے ۔کس طرح میں مدینہ کو جاؤں اور اہل مدینہ سے ملاقات کروں گي اور کس طرح خالی مکانوں کا نظارہ کروں گي؟! پھر فریاد کرنے لگیں : وا اخاہ ! واحسیناہ!امام علیہ السلام نے فرمایا : اے پھوپھی جان ! آپ سچ فرمارہی ہیں کہ بغیر بابا ، بھائی اورچچا عباس اور بھائی اکبر و قاسم او ر علی اصغر کے گھروں کا دیکھنا سخت ہے لیکن رضای الہی اور ہمارے نانا رسول خدا کا حکم بھی تو ہمیں بجا لانا ہے ۔

آج اگر اسلام باقی ہے تو حسین مظلوم کی قربانی اور زینب کبری سلام اللہ علیہا کی لٹی ہوئی چادر اور سید سجاد علیہ السلام کی اسیری کی مرہون منت ہے ۔ ورنہ یزید تو رسول خدا کا خلیفہ بن کر دین اور آئین رسول خدا کا انکارکرچکا تھا لیکن اہل بیت علیہم السلام کی قربانی نے دین اسلام کی حفاظت کا قیامت تک انتظام کردیا۔

دنیا سے تو نے آخر یہ رسم ہی مٹادی — اب مانگتا نہیں ہے بیعت کوئی کسی سے

بی بی تیرا کرم ہے ہر ماں پہ ہر بہن پر — اب چھینتا نہیں ہے چادر کوئی کسی سے

ہمارا لاکھوں سلام ہو اس دکھیاری بہن ام المصائب حضرت زینب کبری سلام اللہ علیہا پر۔

زیارت امام حسینؑ کی اہمیت

عالی جناب مولانا سید قنبر رضا زیدی

امام حسین علیہ السلام کی شہادت کا چالیسواں دن، اربعین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ہر سال دلوں میں عقیدت رکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد نجف سے پیدل چل کر امام علیہ السلام کے مزار مقدس کی زیارت کے لیے جاتی ہے تاکہ وہ اجرو ثواب جو خدا نے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے معین کیا ہے اس سے مستفید ہو سکیں۔ اربعین کے اعمال بہت زیادہ ہیں، جن میں سے بعض اعمال قابل ذکر ہیں جیسا کہ جیسا کہ امام باقر علیہ السلام زیارت اربعین کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

لَو يَعلَمُ النّاسُ ما في زِيارَةِ قَبرِ الحُسَينِ مِنَ الفَضلِ لَماتوا شَوقا

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اگر لوگ جانتے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا کتنا ثواب ہے تو وہ شوق (زیارت) سے مر جاتے۔1

اس حدیث سے اس زیارت کے پڑھنے کی بے پناہ قدر و قیمت کا اظہار ہوتا ہے اور اس کی تلاوت میں کوتاہی کرنا نہایت افسوس کا باعث ہوگا۔

محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے

مُرُوا شِيعَتَنَا بِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام، فَإِنَّ إِتيانَهُ مُفْتَرَضٌ عَلَى كُلِّ مُؤمِنٍ يُقِرُّ لِلحُسَيْنِ بِالإِمَامَةِ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

ہمارے شیعوں کو زیارت قبر حسینؑ کی طرف حکم دو کیونکہ آپؑ کی زیارت ہر اس مؤمن پر لازم ہے جو خدا کی طرف سے آپؑ کی امامت کا اقرار کرتا ہے2

حضرت امام صادقؑ نے فرمایا

مَنْ زَارَ قَبْرَ الْحُسَيْنِ لِلهِ وَفى اللهِ، اَعْتَقَهُ اللهُ مِنَ النّارِ، وَآمَنَهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الاَكْبَرِ، وَلَمْ يَسئَلِ اللهَ حَاجَةً مِن حَوائِجِ الدُّنيا وَالآخِرَةِ اِلاّ اَعطاهُ.

جو شخص امام حسینؑ کی زیارت خوشنودء خدا کے لئے کرے تو خداوندعالم اس کو آتش جھنم سے نجات عطا کریگا اور قیامت کہ دن اسکو امان دیگا، اور خداوندعالم سے دنیا و آخرت کی کوئی حاجت طلب نہیں کریگا مگر یہ کہ خداوندعالم اسکی حاجت پوری کر دیگا3

حضرت امام صادقؑ نے فرمایا

مَنْ لَمْ یَاْتِ قَبْرَ الْحُسَیْنِ حَتّٰی یَمُوتَ، کَانَ مُنْتَقِصَ الدِّیْنِ، مُنْتَقِصَ الْاٰیْمَانِ، وَاِنْ اُدْخِلَ الْجَنَّۃَ کَانَ دُوْنَ الْمُوْمِنِیْنَ فِی الْجَنَّۃِ۔

جو شخص امام حسینؑ کی زیارت کیلیئے نہ جائے یہان تک کہ مرجائے تو ایسا شخص دین و ایمان کے لحاظ سے ناقص ہے، اور اگر جنت میں داخل ہوجائے تو اس کا درجہ تمام اھل ایمان سے کم ہے4

حضرت امام رضاؑ نے فرمایا

مَنْ زَارَ قَبْرَالْحُسَیْنِ بِشَطِّ الْفُرَاتِ،کَانَ کَمَنْ زَارَ اللّٰہَ فَوْقَ عَرْشِہِ۔

جو شخص کربلا میں امام حسینؑ کی زیارت کرے اس شخص کے مانند ہے کہ جس نے فراز عرش پر خدا کی زیارت کی ہو5

زائرین کی عظمت

ابوالحسن جمال الدین علی بن عبد العزیز موصلی حلّی بزرگ ادیب، اھلبیت علیھم السلام کے مداح، ممتاز شاعر اور ایک فاضل انسان تھے کہ جو شہر حلہ میں زندگی بسر کیا کرتے تھے، ان کا انتقال 750ھ میں شہر حلہ میں ہوا اور آپ کا مزار شہر حلہ کی مشہور و معروف زیارتگاہ ہے۔

موصوف (جیسا کہ قاضی نوراللہ شوشتری نے کتاب "المجالس" میں اور زنوزی نے کتاب "ریاض الجنۃ" میں بیان کیا ہے) ناصبی ماں باپ سے پیدا ہوئے، ان کی والدہ نے نذر کی تھی کہ اگر ان کے یہاں لڑکاپیدا ہوا تو اس کو حضرت امام حسینؑ کے زائروں کی لوٹ پاٹ اور غارت گری کیلیئے تربیت کروں گی، تاکہ زائروں کو غارت کرے اور ان کو قتل کردے!

جب موصوف کی پیدائش ہوئی اور عنفوان شباب میں قدم رکھا تو آپ نے نذر پوری کرنے کیلیئے زائروں کے راستہ پر بھیجا اور وہ جب کربلا کے نزدیک مسیب کے علاقے میں پہنچے ایک جگہ ان کو نیند آگئی اور خواب میں دیکھا کہ زائروں کا ایک قافلہ راستہ سے گزر رہا ہے اور زائروں کے قافلے کی گرد و غبار اس کے چہرے پر آ رہی ہے، اسی موقع پر انھوں نے

خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہوگئ ہے، حکم ہوا کہ اس کو دوزخ میں ڈالدو، لیکن اس پاک گرد و غبار کی وجہ سے آگ اس کے چہرے تک نہیں پہنچ رہی، اسی موقع پر ان کی آنکھ کُھل گئ درحالیکہ آپ بُری نیت سے گھبرائے ہوئے تھے ۔

اس کے بعد سے موصوف اھلبیت علیہم السلام کی ولایت کے شیدائی بن گئے اور ایک طولانی مدت تک کربلا میں مقیم اور حائر حضرت امام حسین علیہ السلام میں مقیم رہے اور اسوقت سے اھلبیت علیہم السلام کی مدح سرائی میں مشغول رہے، اور ایک نورانی رباعی کے ذریعہ اپنی مدح سرائی کا آغاز کیا

إذَا شِئْتَ النَّجَاۃَ فَزُرْ حُسَیناً

لِکَیْ تَلْقَی' اِلٰہ قَرِیْرَ عَیْن

فاِنَّ النارَ لَیْسَ تَمَسُّ جِسْمَا

عَلیہِ غُبارُ زوَّارِ الحسینِ

اگر کوئی روز قیامت کی نجات چاہتا ہے تو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، تاکہ خدا کی بارگاہ میں خوشنود حاضر ہو، بیشک جھنم کی آگ اس جسم تک نہیں پہنچ سکتی کہ جس پر زائرین حسین (علیہ السلام) کی گرد و غبار ہو۔6

سفر عشق امام حسین علیہ السلام

ابو صامت نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیاہے کہ آپ نے فرمایا

من اتی الحسین ماشیاً کتب اللہ لہ بکل خطوۃ الف حسنۃ و محا عنہ الف سیئۃ و رفع لہ الف درجۃ فاذا اتیت الفرات فاغتسل و علق نعلیک و امش حافیا وامش العبد الذلیل فاذا اتیت باب الحیر فکبر اللہ اربعا

جو شخص پاپیادہ امام حسینؑ کی زیارت کے لئے جائے تو خداوندعالم اس کے نامۂ اعمال میں ہر قدم کے بدلے ہزار نیکیاں لکھ دیتاہے اور اس سے ہزار گناہوں کو پاک کردیتاہے اور اس کا درجہ ہزار گنا بڑھا دیتاہے ۔ لہذا جب تم فرات پر پہنچو تو غسل کرو اور اپنے جوتے اتار دو اور پاپیادہ راستہ طے کرو ، بالکل اسی طرح جیسے ایک ذلیل بندہ راستہ چلتا ہے ، جب تم حرم کے دروازے پر پھونچو تو چار مرتبہ اللہ اکبر کہو ، پھر تھوڑی دور جانے کے بعد دوبارہ چار مرتبہ اللہ اکبر کہو

امام صادق علیہ السلام

مَنْ أَرَادَ أَنْ یکُونَ فِي جِوَارِ نَبِیِّهِ ص وَ جِوَارِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ فَلَا یدَعْ زِیارَةَ الْحُسَینِ بْنِ عَلِيٍّ

جو جنت میں اللہ کے نبیﷺ اور حضرت علیؑ و فاطمہؑ کے ہمجوار میں رہنا چاہتا ہے وہ حسین ابن علیؑ کی زیارت ہاتھ سے جانے نہ دے۔7

زیارت امام حسین و محو گناہ

حسین بن ثویر بن ابی فاختہ کہتا ہے کہ: امام صادق (ع) نے فرمایا کہ اے حسین جو بھی اپنے گھر سے باہر آئے اور اس کا امام حسین (ع) کی زیارت کرنے کا ارادہ ہو اور اگر وہ پیدل جائے تو خداوند اس کے لیے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ معاف فرمائے گا، یہاں تک کہ وہ امام حسین (ع) کے حرم میں پہنچ جائے اور اس مبارک جگہ پہنچنے کے بعد خداوند اس کو فلاح پانے والوں میں شمار کرے گا یہاں تک کہ اس کی زیارت، دعا اور عبادت مکمل ہو جائیں، تو اس وقت خداوند اس کو کامیاب لوگوں میں قرار دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ وہاں سے واپس آنے کا ارادہ کر لے۔ اس وقت ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تم کو رسول خدا (ص) نے سلام کہا ہے اور تم سے کہا ہے کہ اپنے نامہ اعمال کو نئے سرے سے شروع کرو کیونکہ تمہارے پہلے نامہ اعمال سے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔8

زیارت امام حسین علیہ السلام کا ثواب

1۔ جنت کی ضمانت

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے

"جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اور اللہ کی قربت کی نیت رکھے، جنت اس پر واجب ہو جاتی ہے۔

2۔ گناہوں کی معافی

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت گناہوں کو ایسے ختم کردیتی ہے جیسا کہ نومولود بچہ گناہوں سے پاک ہوتا ہے۔

3۔ ثوابِ حج و عمرہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

جو شخص معرفت کے ساتھ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، اس کے لیے حج اور عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

4۔ قبولیتِ دعا

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے دوران دعا قبول ہوتی ہے، اور زائر کو دنیا و آخرت کی بھلائی عطا کی جاتی ہے۔

5۔ اہل بیت سے محبت کا اظہار

زیارت امام حسین علیہ السلام اللہ اور اس کے رسولﷺ سے محبت اور اہل بیتؑ کی ولایت کا عملی اظہار ہے۔

6۔ روزِ قیامت شفاعت

زیارت کرنے والے کو روزِ قیامت امام حسینؑ اور ان کے اہل بیتؑ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ جو لوگ سچے دل سے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرتے ہیں، ان کے لیے اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے برکتیں نازل کرتا ہے۔

زیارت امام حسین علیہ السلام کے لیے نیت اور معرفت بہت اہم ہے، اور زائر کو چاہیے کہ وہ تقویٰ اور خلوص نیت کے ساتھ یہ عمل انجام دے۔9

امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ فرمایا

جو شخص امیرالمومنینؑ کی زیارت کو پاپیادہ جائے تو حق تعالیٰ ہر قدم کے عوض ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا۔ اگر واپسی میں بھی پاپیادہ چلے تو حق سبحانہ اس کے ہر قدم کے بدلے میں اس کے لئے دو حج اور دو عمرے کا ثواب لکھے گا۔10

حوالہ جات:

1: وسائل الشیعہ، ج 14، ص 452۔

2 :کامل الزیارات، ص121۔ جامع الاخبار، ص23، فصل 11۔ بحارالانوار، 98.ص3. باب1. حدیث8۔

3:کامل الزیارات، ص145، باب57. حدیث7۔ بحارالأنوار، ج98. ص20، باب3. حدیث **9**۔

4:کامل الزیارات، ص193، باب78، حدیث2۔ کتاب المزار، ص56. باب26. حدیث2۔ بحارالأنوار، ج98، ص4، باب1، حدیث14

5ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، ص85۔ مستدرک الوسائل، ج19، ص250، باب26، حدیث11948

6الغدیر، ج6، ص1

7بحار الانوار ج (98)

8ابن قولویہ، جعفر بن محمد، الوفاۃ: 367،کامل الزیارات ج 1ص132، محقق: امینی، عبد الحسین، چاپ اول، ناشر: دار المرتضویۃ،

9"کامل الزیارات"، "وسائل الشیعہ" اور "بحار الانوار" میں موجود ہیں، جو اہل بیت علیہم السلام کے فضائل و احکام پر مشتمل ہیں,١٢٣٤٥٦

10مفاتیح الجنان

محرم اور صفر کے ابدی اثرات

عالی جناب ڈاکٹر مولانا سید فتح محمد زیدی

محرم اور صفر، اسلامی کیلنڈر کے یہ دو ابتدائی مہینے نہ صرف ہجری سال کا آغاز کرتے ہیں بلکہ اپنی گہرائی میں تاریخ، ایمان، اور انسانیت کے لیے لازوال اثرات سموئے ہوئے ہیں۔ ان مہینوں کی بنیادی شناخت کربلا کے المیہ سے ہے، جہاں نواسۂ رسول صل اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت امام حسین علیہ السلام نے اپنے جانثاروں کے ساتھ حق و باطل کی کشمکش میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ یہ واقعہ بظاہر ایک تاریخی المیہ ہے، مگر اس کے اثرات محض اسیرانِ کربلا کے قافلے یا اس وقت کی جغرافیائی حدود تک محدود نہیں رہے بلکہ ابد تک انسانیت کے ضمیر کو بیدار کرتے رہیں گے۔

ایثار و قربانی کی لاثانی مثال

محرم، خاص طور پر یومِ عاشورہ، ایثار و قربانی کی ایک ایسی لاثانی مثال پیش کرتا ہے جس کی نظیر انسانی تاریخ میں مشکل سے ملتی ہے۔ امام حسینؑ کا قیام کسی ذاتی مفاد یا دنیاوی حصول کے لیے نہیں تھا، بلکہ وہ دینِ اسلام کی بقا، عدل و انصاف کے قیام اور انسانی اقدار کی حفاظت کے لیے تھا۔ انہوں نے اپنے اہل و عیال اور اصحاب کے ساتھ بھوک، پیاس اور ظلم و ستم کا سامنا کیا، مگر یزیدی طاقتوں کے سامنے سرخم تسلیم نہ کیا۔ یہ قربانی محض ایک فرد یا خاندان کی نہیں تھی، بلکہ یہ ایک ایسا عہد تھا جس نے ظالم کے سامنے مظلوم کو کھڑے ہونے کا حوصلہ دیا۔ اس واقعے نے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ حق کی خاطر جان دینا بھی کامیابی ہے، اور باطل کے سامنے سر جھکانا بدترین شکست۔ آج بھی دنیا بھر میں محرم میں عزاداری، مجالس اور اور ماتم کے ذریعے اس عظیم قربانی کو یاد کیا جاتا ہے، جو نسل در نسل ایثار کے جذبے کو پروان چڑھاتی ہے۔

عدل و حریت کا آفاقی پیغام کربلا کا واقعہ صرف شہادت کی داستان نہیں، بلکہ یہ ظلم کے خلاف بغاوت اور آزادیِ اظہار کا ایک ابدی منشور ہے۔ امام حسینؑ نے اپنی شہادت سے یہ ثابت کیا کہ اقتدار چاہے کتنا ہی طاقتور ہو، اس کے ظلم

استبداد کے سامنے حق کی آواز کبھی دبائی نہیں جا سکتی۔ ان کا پیغام کسی خاص مذہب یا فرقے تک محدود نہیں بلکہ یہ عالمگیر حیثیت رکھتا ہے، جو ہر دور اور ہر معاشرے میں ظلم، جبر اور ناانصافی کے خلاف آواز اٹھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ کربلا کے بعد سے آج تک، دنیا کے مختلف خطوں میں آزادی کی تحریکوں نے کربلا کو اپنا نمونہ بنایا ہے۔ مہاتما گاندھی نے بھی امام حسینؑ کے قیام کو سراہتے ہوئے کہا تھا کہ "میں نے حسین سے سبق سیکھا کہ مظلومیت میں کس طرح فتح حاصل کی جا سکتی ہے۔" اس طرح محرم و صفر کا پیغام صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ ہر اس انسان کے لیے ہے جو عدل و حریت کی قدر و قیمت سے واقف ہے۔

بیداریِ امت اور فکری ارتقاء

محرم اور صفر کے واقعات نے امتِ مسلمہ کو گہری فکری بیداری عطا کی۔ کربلا کے بعد، اسلامی معاشرے میں ظلم کے خلاف ایک نئی سوچ اور مزاحمت کا آغاز ہوا۔ یزیدیت کے خاتمے اور اموی حکمرانی کے زوال میں کربلا کے واقعے نے اہم کردار ادا کیا۔ اس نے مسلمانوں کو یہ سکھایا کہ اقتدار کی ہوس اور شخصی حکومت کے مقابلے میں عدل، تقویٰ اور عوامی حقوق کی پاسداری کتنی اہم ہے۔ اس واقعے نے علمائے دین، فقہا اور صوفیاء کو بھی متاثر کیا کہ وہ حکمرانوں کے سامنے حق بات کہنے سے نہ ڈریں۔ اس طرح، محرم و صفر کے ایام صرف ماتم کے دن نہیں، بلکہ یہ خود احتسابی، فکری بیداری اور اصلاحِ معاشرہ کے محرکات بھی فراہم کرتے ہیں۔ ان ایام میں برپا ہونے والی مجالس اور عزاداری سے نہ صرف کربلا کے واقعات کو یاد کیا جاتا ہے بلکہ ان سے اخلاقی، روحانی اور فکری تربیت بھی حاصل کی جاتی ہے جو افراد اور معاشرے کو ارتقاء کی منازل طے کرنے میں مدد دیتی ہے۔

اخلاقی اقدار اور انسانیت کی آبیاری

محرم اور صفر کے مہینے ہمیں نہ صرف ایثار، قربانی اور عدل کا درس دیتے ہیں بلکہ انسانیت کی بلند ترین اخلاقی اقدار کی یاد دہانی بھی کراتے ہیں۔ یہ مہینے صبر، استقامت، وفا، بہادری اور انسانی ہمدردی جیسی صفات کو اجاگر کرتے ہیں۔ کربلا میں امام حسینؑ کے اصحاب اور ان کے اہل و عیال نے جس صبر و استقامت کا مظاہرہ کیا، وہ آج بھی انسانیت کے لیے مشعل راہ ہے۔ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں نے جس پامردی سے مصائب کا سامنا کیا، وہ انسانی حوصلے کی انتہا ہے۔ یہ واقعات ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ مادی دولت اور طاقت کی کوئی حقیقت نہیں، اصل دولت اخلاقی اقدار اور انسانیت کی

حفاظت ہے۔ کربلا کا پیغام یہ بھی ہے کہ انسانیت کی بقا کے لیے کبھی کبھی بڑے سے بڑا نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے تاکہ آنے والی نسلیں ایک پرامن اور عادلانہ معاشرے میں زندگی گزار سکیں۔ لہذا، محرم و صفر محض سوگ کے مہینے نہیں، بلکہ یہ اخلاقی انقلاب، انسانی بیداری اور آفاقی اقدار کی ترویج کا ذریعہ ہیں، جن کے اثرات ابد تک انسانی شعور کو جلا بخشتے رہیں گے۔

سید الشہداء علیہ السلام کے اربعین (چہلم) کی تکریم و تعظیم اور سوگواری کی دلیل،

امام حسن عسکری علیہ السلام سے منقولہ روایت ہے جہاں آپ (ع) نے فرمایا ہے:

مؤمن کی نشانیاں پانچ ہیں: ... اور ان میں سے ایک نشانی زیارت اربعین کی تلاوت ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے صفوان بن مہران جمّال کو زیارت اربعین، سکھائی ہے جس میں اربعین کی تکریم و تعظیم پر تاکید فرمائی ہے۔

شیخ طوسی، مصباح المتہجد، ص 788-789

قدیم شیعہ منابع کے مطابق "اربعین" کی اہمیت دو وجوہات کی بنا پر قابل توجہ ہے

1۔ اس روز فرزندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ، شام میں یزید بن معاویہ بن ابی سفیان کی اسارت سے آزاد ہوکر مدینہ کی طرف لوٹے تھے۔

2 ۔اسی روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور امیرالمؤمنین علی علیہ السلام کے مشہور و معروف صحابی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضوان اللہ تعالی علیہ نے کربلا میں حاضر ہوکر قبر سید الشہداء علیہ السلام کی زیارت کی تھی۔

اربعین کے بارے میں علماء کی رائے

شیخ مفید، شیخ طوسی اور علامہ حلّی (قدس سرہم) اس سلسلے میں رقمطراز ہیں20 صفر کا دن وہ دن ہے کہ حرم امام حسین علیہ السلام شام سے مدینہ منورہ کی طرف لوٹا، اور اسی روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے صحابی حضرت جابر بن عبداللہ

انصاری (رض) سید الشہداء علیہ السلام کی زیارت کی نیت سے مدینہ سے کربلائے معلی مشرف ہوئے اور جابر پہلی شخصیت ہے جنہوں نے قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی۔

رضی الدین علی بن یوسف مطہر حلی، العدد القویہ، ص 219

اور سید ابن طاؤس نے «اقبال الاعمال» میں، علامہ حلی کتاب «المنتهى» میں، علامہ مجلسی نے کتاب «بحارالانوار» کے باب "مزار" میں، شیخ یوسف بحرانی نے کتاب «حدائق»، حاجی نوری نے کتاب «تحية الزائر» میں اور شیخ عباس قمی نے اپنی کتاب مفاتیح میں۔ سب نے۔ شیخ طوسی کے حوالے سے نقل کیا ہے

اربعین اور زیارت امام حسین علیہ‌السلام کا دو نامون کے ساتھ قریبی تعلق ہے۔ ان میں سے ایک نام «عطية بن عوف كوفي» کا ہے جو امام حسین علیہ السلام کے پہلے چالیسویں پر کربلا مشرف ہوئے اور امام علیہ السلام کے مرقد منور کی زیارت سے مستفیض ہوئے۔جس وقت امام حسین علیہ السلام کا سر مبارک نیزے پر اور اہل بیت علیہم السلام کو اسیر کرکے شام لے جایا گیا، اسی وقت سے کربلا میں حاضری کا شوق اور امام حسین علیہ السلام کی قبر مطہر کی زیارت کا عشق دسترس سے بالکل باہر سمجھا جاتا تھا، کیونکہ اموی ستم کی حاکمیت نے عالم اسلام کے سر پر ایسا دبیز سیاہ پردہ بچھا رکھا تھا کہ کسی کو یقین نہیں آسکتا تھا کہ ظلم کا یہ پردہ آخر کا پھاڑا جاسکے گا اور کوئی نفاق کے اس پردے سے گذر کر سید الشہداء علیہ السلام کی زیارت کے لئے کربلا میں حاضری دے سکے گا۔ مگر امام حسین علیہ السلام کی محبت کی آگ اس طرح سے ان کے عاشقوں کے قلب میں روشن تھی کہ اموی اور عباسی طاغوتوں کی پوری طاقت بھی اسی گل نہ کرسکی۔

جی ہاں! یہی محبت ہی تو تھی جو عاشق اور دلباختہ انسانوں کو کربلا تک لی گئی اور امام شہداء علیہ السلام کی شہادت کے چالیس روز نہیں گذرے تھے کہ عشق حسینی جابر بن عبداللہ انصاری کو کربلا کی طرف لے گیا۔

جابر جب کربلا پہنچے تو سب سے پہلے دریائے فرات کے کنارے چلے گئے اور غسل کیا اور پاک و مطہر ہوکر ابو عبداللہ الحسین علیہ السلام کی قبر منور کی طرف روانہ ہوئے اور جب پہنچے تو اپنا ہاتھ قبر شریف پر رکھا اور اچانک اپنے وجود کی اتھاہ سے چلّائے اور بے ہوش ہوگئے اور جب ہوش میں آئے تو تین بار کہا: یا حسین! یاحسین! یا حسین اور اس کے بعد زیارت پڑھنا شروع کی۔

اربعین کے روز زیارت امام حسین علیہ السلام پر تاکید

اسلام کی روائی اور حدیثی تعلیمات میں جن اعمال کو مقدس ترین عبادات میں شمار کیا گیا ہے اور ان کی بجا آوری کی تلقین کی گئی ہے ان میں اولیائے الہی اور ائمۂ معصومین علیہم السلام کی زیارت بھی شامل ہے۔ معصومین علیہم السلام کی زیارات میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کو خصوصی اہمیت دی گئی ہے؛ چنانچہ کسی بھی امام معصوم (ع) کی زیارت پر اتنی تاکید نہیں ہوئی جتنی کہ سیدالشہداء علیہ السلام کی زیارت پر ہوئی ہے۔

امام صادق علیہ السلام نے ابن بُکَیر سے ۔جو امام حسین علیہ السلام کی راہ میں خوف و ہراس کے بارے میں بتا رہے تھے۔ سے ارشاد فرمایا: اما تحب ان یراک اللہ فینا خائفا؟ اما تعلم انہ من خاف لخوفنا اظلہ اللہ فی عرشہ؛ کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ خداوند متعال تمہیں ہماری راہ میں خوف و ہراس کی حالت میں دیکھے؟ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جو ہمارے خوف کی بنا پر خائف ہوا اللہ تعالی اپنے عرش میں اس کے سر پر سایہ ڈالے گا؟» چونکہ اللہ تعالی نے لوگوں کے دلوں کو امام حسین علیہ السلام کے عشق سے مالامال کیا ہے اور عشق بہر صورت عاشق کو دوست کی منزل تک پہنچا ہی دیتا ہے لہذا عاشقان حسینی نے پہلے اربعین ہے سے ۔اموی ستم کی حکمرانی اور ہر گونہ خفیہ اور اعلانیہ دباؤ کے باوجود۔ زیارت سیدالشہداء علیہ السلام کی راہ پر گامزن ہوئے اور آج تک ہر مسلمان مرد اور عورت کی دلی آرزو امام حسین علیہ السلام کی زیارت ہوتی ہے۔

زیارت امام حسین علیہ السلام کی ثمرات و اثرات

اسلامی روایات میں امام حسین علیہ السلام کے لئے بہت سے آثار و برکات بیان ہوئی ہیں، بشرطیکہ زیارت میں تقرب اور اخلاص کے ساتھ ساتھ معرفت اور شناخت کا عنصر شامل ہو۔

علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃاللہ علیہ سے منقول ہے:

1۔ اللہ تعالی نے اپنے مقرب فرشتوں سے مخاطب ہوکر فرمایا: «کیا تم امام حسین علیہ السلام کے زائرین کو نہیں دیکھ رہے ہو کہ کس طرح شوق و شعف کے ساتھ ان کی زیارت کے لئے آتے ہیں

2۔امام حسین علیہ السلام کا زائر عرش کی بلندیوں پر اپنے خالق سے ہم کلام ہوگا»۔

3امام حسین علیہ السلام کے زائر کو بہشت برین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اور آپ (ص) کے خاندان پاک کی مجاورت اور ہمسائگی کا اعزاز حاصل ہوگا اور وہ ان کا مہمان ہوگا۔

4۔ امام حسین علیہ السلام کا زائر اللہ کے محترم فرشتوں کے مقام تک رفعت مقام پائے گا روز اربعین کے اعمال

زیارت اربعین کا پڑھنا

اس دن کے اہم عمل میں سے زیارت اربعین کا پڑھنا ہے جسکو کہیں سے بھی آپ قرآت کرسکتے ہیں چاہے دنیا کے جس کونے میں موجود ہوں

صحیفہ سجادیہ کی تیرتالیسویں دعا کا پڑھنا

دس بار صحیفہ سجادیہ کی تیرتالیسویں دعا کی قرآت جو صفر کے عام دنوں میں ایک بار پڑھی جاتی ہے۔

یا شَدیدَ الْقُوی وَیا شَدیدَ الْمِحالِ یا عَزیزُ یا عَزیزُ یا عَزیزُ ذَلَّتْ بِعَظَمَتِک جَمیعُ خَلْقِک فَاکْفِنی شَرَّ خَلْقِک یا مُحْسِنُ یا مُجْمِلُ یا مُنْعِمُ یا مُفْضِلُ یا لا اِلهَ اِلاّ اَنْتَ سُبْحانَک اِنّی کُنْتُ مِنَ الظّالِمینَ فَاسْتَجَبْنا لَهُ وَنَجَّیْناهُ مِنَ الْغَمّ وَکَذلِک نُنْجِی الْمُؤْمِنینَ وَصَلَّی اللهُ عَلی مُحَمَّدٍ وَ الِهِ الطَّیِّبینَ الطّاهِرینَ

زیارت روز آخر عاشورا

اگر اس دن یوم عاشورا کی آخری زیارت کی قرآت کی جائے تو اچھا عمل محسوب ہوگا۔

غسل اربعین

اس دن غسل کرنا اور دور سے ہی اس غسل کے بعد زیارت امام «امام حسین (ع)» کی تلاوت کرنا اہم تاکیدات میں شامل ہیں

بیسویں صفر کا دن

(زیارت اربعین)

یہ امام حسینؑ کے چہلم کا دن ہے، بقول شیخین، امام حسینؑ کے اہل حرم نے اسی دن شام سے مدینہ کی طرف مراجعت کی، اسی دن جابر بن عبداللہ انصاری حضرت امام حسینؑ کی زیارت کیلئے کربلا معلی پہنچے اور یہ بزرگ حضرت امام حسینؑ کے اولین زائر ہیں،

آج کے دن حضرت امام حسینؑ کی زیارت کرنا مستحب ہے، حضرت امام حسن عسکریؑ سے روایت ہوئی ہے کہ مومن کی پانچ علامتیں ہیں، ﴿۱﴾ رات دن میں اکاون (51) رکعت نماز فریضہ و نافلہ ادا کرنا، ﴿۲﴾ زیارت اربعین پڑھنا ﴿۳﴾ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہننا، ﴿۴﴾ سجدے میں پیشانی خاک پر رکھنا، ﴿۵﴾ اور نماز میں با آواز بلند بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمْ پڑھنا، نیز شیخ نے تہذیب اور مصباح میں اس دن کی مخصوص زیارت حضرت امام جعفر صادقؑ سے نقل کی ہے جسے ہم ان شاء اللہ باب زیارات میں درج کریں گے۔

بیس صفر کو امام حسینؑ کی زیارت کے دو طریقے ہیں پہلا طریقہ وہ ہے جسے شیخ نے تہذیب اور مصباح میں صفوان جمال ﴿ساربان﴾ سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا مجھ کو میرے آقا امام جعفر صادقؑ نے زیارت اربعین کے بارے میں ہدایت فرمائی کہ جب سورج بلند ہو جائے تو حضرت کی زیارت کرو اور کہو:

اَلسَّلَامُ عَلٰی وَلِیِّ اللهِ وَحَبِیبِہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی خَلِیلِ اللهِ وَنَجِیبِہِ

سلام ہو خدا کے ولی اور اس کے پیارے پر سلام ہو خدا کے سچے دوست اور چنے ہوئے پر

اَلسَّلَامُ عَلٰی صَفِیِّ اللهِ وَابْنِ صَفِیِّہِ،

سلام ہو خدا کے پسندیدہ اور اس کے پسندیدہ کے فرزند پر

اَلسَّلَامُ عَلَی الْحُسَیْنِ الْمَظْلُومِ الشَّھِیدِ،

سلام ہو حسینؑ پر جو ستم دیدہ شہید ہیں

اَلسَّلَامُ عَلٰی أَسِیرِ الْکُرُباتِ وَقَتِیلِ الْعَبَرَاتِ۔

سلام ہو حسینؑ پر جو مشکلوں میں پڑے اور انکی شہادت پر آنسو بہے

اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَشْھَدُ أَنَّہُ وَلِيُّکَ وَابْنُ وَلِيِّکَ ، وَصَفِيُّکَ وَابْنُ صَفِيِّکَ ،

اے معبود میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ تیرے ولی اور تیرے ولی کے فرزند تیرے پسندیدہ اور تیرے پسندیدہ کے فرزند ہیں

الْفَائِزُ بِکَرَامَتِکَ ، أَکْرَمْتَہُ بِالشَّھَادَةِ، وَحَبَوْتَہُ بِالسَّعَادَةِ، وَاجْتَبَيْتَہُ بِطِيبِ الْوِلادَةِ،

جنھوں نے تجھ سے عزت پائی تو نے انہیں شہادت کی عزت دی انکو خوش بختی نصیب کی اور انہیں پاک گھرانے میں پیدا کیا

وَجَعَلْتَہُ سَيِّداً مِنَ السَّادَةِ، وَقَائِداً مِنَ الْقَادَةِ، وَذَائِداً مِنَ الذَّادَةِ،

تو نے قرار دیاانہیں سرداروں میں سردار پیشواؤں میں پیشوا مجاہدوں میں مجاہد

وَأَعْطَيْتَہُ مَوَارِيثَ الْأَنْبِيَاءِ، وَجَعَلْتَہُ حُجَّةً عَلَىٰ خَلْقِکَ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ،

اور انہیں نبیوں کے ورثے عنایت کیے تو نے قرار دیاان کو اوصیاء میں سے اپنی مخلوقات پر حجت

فَأَعْذَرَ فِي الدُّعَاءِ، وَمَنَحَ النُّصْحَ، وَبَذَلَ مُھْجَتَہُ فِيکَ لِيَسْتَنْقِذَ عِبَادَکَ مِنَ الْجھَالَةِ، وَحَيْرَةِ الضَّلالَةِ،

پس انہوں نے تبلیغ کا حق ادا کیابہترین خیر خواہی کی اور تیری خاطر اپنی جان قربان کی تاکہ تیرے بندوں کو نجات دلائیں نادانی وگمرا ہی کی پریشانیوں سے

وَ قَدْ تَوَازَرَ عَلَيْہِ مَنْ غَرَّتْہُ الدُّنْيا، وَ بَاعَ حَظَّہُ بِالْأَرْذَلِ الْأَدْنىٰ، وَ شَرَىٰ آخِرَتَہُ بِالثَّمَنِ الْأَوْکَسِ،

جب کہ ان پر ان لوگوں نے ظلم کیا جنہیں دنیا نے مغرور بنا دیا تھا جنہوں نے اپنی جانیں معمولی چیز کے بدلے بیچ دیں اور اپنی آخرت کے لیے گھاٹے کا سودا کیا

وَ تَغَطْرَسَ وَ تَرَدَّىٰ فِي ھَوَاہُ، وَ أَسْخَطَکَ وَ أَسْخَطَ نَبِيَّکَ

انہوں نے سرکشی کی اور لالچ کے پیچھے چل پڑے انہوں نے تجھے غضب ناک اور تیرے نبیؐ کو ناراض کیا

وَ أَطَاعَ مِنْ عِبادِکَ أَھْلَ الشِّقَاقِ وَ النِّفَاقِ، وَحَمَلَةَ الْأَوْزارِ، الْمُسْتَوْجِبِينَ النَّارَ،

انہوں نے تیرے بندوں میں سے انکی بات مانی جو ضدی اور بے ایمان تھے کہ اپنے گناہوں کا بوجھ لے کرجہنم کیطرف چلے گئے

فَجاهَدَهُمْ فِيکَ صابِراً مُحْتَسِباً حَتَّى سُفِکَ فِي طَاعَتِکَ دَمُہُ وَاسْتُبِيحَ حَرِيمُہُ۔

پس حسینؑ ان سے تیرے لیے لڑے جم کرہوشمندی کیساتھ یہاں تک کہ تیری فرمانبرداری کرنے پر انکا خون بہایا گیا اور انکے اہل حرم کو لوٹا گیا

اَللّٰھُمَّ فَالْعَنْھُمْ لَعْناً وَبِیلاً، وَعَذِّبْھُمْ عَذاباً أَلِیماً۔

اے معبود لعنت کر ان ظالموں پر سختی کے ساتھ اور عذاب دے ان کو دردناک عذاب

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُولِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ سَیِّدِ الْاَوْصِیاءِ

آپ پر سلام ہو اے رسولؐ کے فرزند، آپ پر سلام ہو اے سردار اوصیاء کے فرزند

أَشْھَدُ أَنَّکَ أَمِینُ اللهِ وَابْنُ أَمِینِہِ عِشْتَ سَعِیداً وَمَضَیْتَ حَمِیداً، وَ مُتَّ فَقِیداً، مَظْلُوماً شَھِیداً،

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے امین اور اسکے امین کے فرزند ہیں آپ نیک بختی میں زندہ رہے قابل تعریف حال میں گزرے اور وفات پائی وطن سے دور کہ آپ ستم زدہ شہید ہیں

وَ أَشْھَدُ أَنَّ اللهَ مُنْجِزٌ مَا وَعَدَکَ، وَمُھْلِکٌ مَنْ خَذَلَکَ، وَمُعَذِّبٌ مَنْ قَتَلَکَ،

میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا آپ کو جزا دے گا جسکا اس نے وعدہ کیا اور اسکو تباہ کریگا وہ جس نے آپکا ساتھ چھوڑا اور اسکو عذاب دیگا جس نے آپکو قتل کیا

وَ أَشْھَدُ أَنَّکَ وَفَیْتَ بِعَھْدِ اللهِ، وَ جاھَدْتَ فِی سَبِیلِہِ حَتّی أَتاکَ الْیَقِینُ،

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے خدا کی دی ہوئی ذمہ داری نبھائی آپ نے اسکی راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ شہید ہو گئے

فَلَعَنَ اللهُ مَنْ قَتَلَکَ، وَ لَعَنَ اللهُ مَنْ ظَلَمَکَ، وَلَعَنَ اللهُ أُمَّةً سَمِعَتْ بِذٰلِکَ فَرَضِیَتْ بِہِ۔

پس خدا لعنت کرے جس نے آپکو قتل کیا خدا لعنت کرے جس نے آپ پر ظلم کیا اور خدا لعنت کرے اس قوم پرجس نے یہ واقعہ شہادت سنا تو اس پر خوشی ظاہر کی

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أُشْھِدُکَ أَنِّی وَلِیٌّ لِمَنْ والاہُ وَعَدُوٌّ لِمَنْ عاداہُ

اے معبود میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ ان کے دوست کا دوست اور ان کے دشمنوں کا دشمن ہوں

بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمّی یَابْنَ رَسُولِ اللهِ

میرے ماں باپ قربان آپ پراے فرزند رسول خداؐ

أَشْهَدُ أَنَّکَ کُنْتَ نُوراً فِی الْاَصْلابِ الشَّامِخَةِ، وَالْاَرْحامِ الْمُطَهَّرَةِ، لَمْ تُنَجِّسْکَ الْجاهِلِيَّةُ بِأَنْجاسِها وَلَمْ تُلْبِسْکَ الْمُدْلَهِمَّاتُ مِنْ ثِيابِها

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نور کی شکل میں رہے صاحب عزت صلبوں میں اور پاکیزہ رحموں میں جنہیں جاہلیت نے اپنی نجاست سے آلودہ نہ کیا اور نہ ہی اس نے اپنے بے ہنگم لباس آپ کو پہنائے ہیں

وَأَشْهَدُ أَنَّکَ مِنْ دَعائِمِ الدِّينِ وَأَرْکانِ الْمُسْلِمِينَ، وَمَعْقِلِ الْمُؤْمِنِينَ،

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں مسلمانوں کے سردار ہیں اور مومنوں کی پناہ گاہ ہیں

وَ أَشْهَدُ أَنَّکَ الْاِمامُ الْبَرُّ التَّقِيُّ الرَّضِيُّ الزَّکِيُّ الْهادِی الْمَهْدِیُّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ امام ہیں نیک و پرہیز گار پسندیدہ پاک رہبر راہ یافتہ

وَ أَشْهَدُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِکَ کَلِمَةُ التَّقْوی وَأَعْلامُ الْهُدیٰ وَالْعُرْوَةُ الْوُثْقی وَالْحُجَّةُ عَلَی أَهْلِ الدُّنْيا

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جو امام آپ کی اولاد میں سے ہیں وہ پرہیز گاری کے ترجمان ہدایت کے نشان محکم تر سلسلہ اور دنیا والوں پر خدا کی دلیل و حجت ہیں

وَ أَشْهَدُ أَنِّی بِکُمْ مُؤْمِنٌ وَ بِإِيابِکُمْ مُوقِنٌ بِشَرائِعِ دِينِی وَخَواتِيمِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا اور آپ کے بزرگوں کا ماننے والا اپنے دینی احکام اور عمل کی جزا پر یقین رکھنے والا ہوں

عَمَلِی وَقَلْبِی لِقَلْبِکُمْ سِلْمٌ وَ أَمْرِی لِاَمْرِکُمْ مُتَّبِعٌ وَنُصْرَتِی لَکُمْ مُعَدَّةٌ

میرا دل آپکے دل کیساتھ پیوستہ میرا معاملہ آپ کے معاملے کے تابع اور میری مدد آپ کیلئے حاضر ہے

حَتَّی يَأْذَنَ اللهُ لَکُمْ فَمَعَکُمْ مَعَکُمْ لاَ مَعَ عَدُوِّکُمْ

حتی کہ خدا آپکو اذن قیام دے پس آپکے ساتھ ہوں آپکے ساتھ نہ کہ آپکے دشمن کیساتھ

صَلَواتُ اللهِ عَلَيْکُمْ وَعَلَی أَرْواحِکُمْ وَ أَجْسادِکُمْ وَشاهِدِکُمْ وَغَائِبِکُمْ وَظَاهِرِکُمْ وَبَاطِنِکُمْ آمِينَ رَبَّ الْعالَمِينَ۔

خدا کی رحمتیں ہوں آپ پر آپ کی پاک روحوں پر آپ کے جسموں پر آپ کے حاضر پر آپ کے غائب پر آپ کے ظاہر اور آپ کے باطن پر ایسا ہی ہو جہانوں کے پروردگار۔

اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اپنی حاجات طلب کرے۔

نوحہ

عالی جناب مومن اختر زیدی پہنڈیڑی سادات

یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

جس کے دیدار بِلا نیند نہیں آتی تھی
جس کی فرقت سے بہن پل میں تڑپ جاتی تھی
کیسے جی پائے گی اب اس کے بنا ماجائی
یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

آگ خیموں میں لگانے کو شقی آتے ہیں
لاشے مقتل میں شہیدو کے تڑپ جاتے ہیں
پھر بھی کرتے رہے ظالم یہ ستم آرائی
یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

حسرتوں یاس سے بھائی کو بہن ڈھونڈتی ہے
قلبِ اطہر پہ لیے رنجو مہن ڈھونڈتی ہے
ہاتھ مل مل کے بہت روئی علی کی جائی
یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

ساتھ زینب کے شہ دین رہا کرتے تھے

کچھ قدم دور ہی عباس چلا کرتے تھے

اب ہے گھیرے ہوئے زینب کو فقط تنہائی

یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

جس کے اٹھارہ برادر تھے وہ اب تنہا ہے

اس کے ماں جائے کا مقتل میں پڑا لاشہ ہے

ہائے افسوس کفن تک نہ بہن دے پائی

یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

دیکھ کر جانب دریا یہ پکاری زینب

اے میرے بھائی جری تم پہ ہو واری زینب

مجھ کو دکھلا دو جری اپنی فقط پرچھائی

یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

آپ کی جان نے ظالم کے تماچے کھائے

آگ دامن میں سکینہ کے لگائی ہائے

چھین لی بالیاں جو آپ نے تھیں پہنائی

یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

بولی معصوم سکینہ میرے بھائی اصغر

ہوگئی رات بہت دودھ تو پی لو آکر

کیسے اماں کے بلا نیند تمہیں ہے آئی

یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

پھر ہوئیں حضرتِ کلثوم یہ روکر گویا

کوئی غازی کا مجھے لا کے دکھا دے لاشہ

بھائی کی لاش پہ مر جائے گی یہ ماں جائی

یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

ڈھونڈنے باپ کو مقتل میں گئی معصومہ

ڈھونڈھ پائی نہ وہ مومن جو پدر کا لاشہ

لاشے بے سر نے کہا آجا میری شیدائی

یاد آنے لگا رہ رہ کے بہن کو بھائی

جامعہ بیت العلم پھنڈیڑی سادات کا ترجمان

ماہنامہ

صدائے علم

ماہ صفر المظفر ۱۴۴۷ جولائی 2025

JAMIA BAITUL ILM

Phanderi Sadat Amroha Up India-244231

جامعہ بیت العلم

پھنڈیڑی سادات امروہہ

بانی ادارہ

مولانا سید غلام رضا زیدی

IMAM HUSAIN

Social Welfare Trust

स्थायी मान्यता प्राप्ति वर्ष 2014

اعلیٰ دینی وعصری تعلیمی درسگاہ

(राजकिय मान्यता प्राप्त)

मदरसा बैतुल इल्म

مدرسہ بیت العلم

پھنڈیڑی سادات، ضلع امروہہ (یوپی)

फन्देड़ी सादात, ज़िला अमरोहा (उ०प्र०)

Molana Sayed Ghulam Raza Zaidi Sb.

MADARSA BAITUL ILM

Vill. & Post. Phanderi Sadat, Distt. Amroha (U.P.)-244231

Mob.: 9758969866, 9927422301